© rasailojaraid.com

﴿كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسوى صفوفنا كانما يسوى القداح وكان يقول سووا صفوفكم و قاربو بينها و حاذوا بالاعناق﴾ (مسلم)

"نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو اس طرح سیدھا کرتے تھے گویا کہ ان کے ساتھ تیر کو سیدھا کرتے ہیں اور آپ کہتے تھے اپنی صفوں کو چونا گچ دیوار کی طرح سیدھا کرلو اور قریب قریب رہو، گردنوں کو ملاؤ اور برابر کرو۔"

صحیحین میں روایت ہے:

﴿لو يعلم الناس ما في النداء والصف الاول ثم لم يجدوا الا ان يستهموا عليه لا استهموا﴾ (متفق علیہ)

"اگر لوگ اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہونے کے اجر کو جان لیں، پھر وہ اس کے حصول کیلئے قرعہ اندازی کے سوا کوئی چارہ نہ پائیں تو ضرور قرعہ اندازی کریں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف کی درستگی، کندھے سے کندھا ملانا اور فاصلے کو پر کرنے کی بڑی تاکید کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے:

﴿من وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله﴾

"جس نے صف کو ملایا اللہ بھی اس کو (اپنی رحمت سے) ملائے گا اور جس نے صف کو کاٹا تو اللہ بھی اس کو (اپنی رحمت سے) کاٹے گا (دور کرے گا۔)"

(احمد وابوداؤد)

مسجد کا ماحول پر سکون ہو

ہر نمازی پسند کرتا ہے کہ مسجد کی فضا پر سکون ہو۔ آرام دہ ہو تاکہ اللہ تعالیٰ سے اچھی طرح سرگوشی کر لی جائے۔ مسجد میں کوئی تشویشناک چیز نہیں ہونی چاہئے۔ اونچی اونچی آواز سے قرآن نہ پڑھا جائے، نیز ذکر واذکار اور دعا واستغفار مخفی انداز میں کیے جائیں۔

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم لوگوں کے پاس آئے تو وہ نماز پڑھتے ہوئے اونچی اونچی قرات کر رہے تھے تو فرمایا:

﴿ان المصلى يناجي ربه عزوجل فلينظر بم يناجيه ولا يجهر بعضكم على بعض بالقرآن﴾ (احمد)

"بے شک نمازی اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے، پھر وہ دیکھ لے کہ کیا مناجات کر رہا ہے اور تم میں سے کوئی بھی ایک دوسرے پر قرات کو اونچی نہ کرے۔"

اس طرح ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے تو لوگوں نے اونچی اللہ اکبر کہنا شروع کر دیا تو فرمایا:

﴿ايها الناس اربعوا على انفسكم انكم لا تدعون الاصم ولا غائبا وانكم تدعون سميعا بصيرا والذى تدعونه اقرب الى احدكم من عنق راحلته﴾ (متفق علیہ)

"اے لوگو! اپنی جانوں پر ترس کھاؤ، تم بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے، بے شک تم تو سمیع اور بصیر (سننے اور دیکھنے والے) کو پکار رہے ہو اور جس ذات کو پکار رہے ہو وہ تو تمہاری سواری کی گردن سے بھی تمہارے زیادہ قریب ہے۔"

اس طرح جب خطیب خطبہ دے رہا ہو تو آپ نے اثناء خطبہ، کلام کرنے سے منع فرمایا ہے تاکہ مسلمان وعظ و نصیحت غور سے سنیں اور اپنے سینوں میں محفوظ کرلیں۔

صحیحین میں ہے:

﴿اذا قلت لصاحبك يوم الجمعة والامام يخطب انصت فقد لغوت﴾

"جب تو اپنے ساتھی کو جمعہ کے دن یہ کہے کہ خاموش ہو جا اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تو نے لغو بات کی۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جناب قاری محمد رمضان صاحب

صدر مدرس شعبہ تحفیظ القرآن جامعہ سلفیہ کو صدمہ

قاری محمد رمضان صاحب مدرس جامعہ سلفیہ کے برادر اکبر مولوی عبدالجبار (نمائندہ خصوصی نوائے وقت) بورے والا میں بتاریخ ۲۶ مارچ ۲۰۰۶ کو حرکت قلب بند ہونے سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نے بڑی بھرپور زندگی گزاری۔ لوگوں کی بلاتفریق خدمت کرتے اور رفاہی اور خدمت عامہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ دنیاوی لالچ سے بے نیاز ہو کر دینی، سیاسی، معاشرتی خدمت بجا لاتے رہے۔ مرحوم صحافت سے وابستہ تھے لیکن کسی بھی موقعہ پر کوئی مالی، سیاسی مفادات نہیں اٹھائے۔ یہی وجہ ہے کہ مرحوم کی نماز جنازہ میں تمام مکاتب فکر کے علماء، عمائدین، سیاسی رہنما، وکلاء، اساتذہ اور تاجروں کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ بورے والا کی تاریخ کا بڑا جنازہ تھا۔

نماز جنازہ سے قبل مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی رہنما مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری نے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا اور ان کی دینی، ملی، جماعتی خدمات کو سراہا اور تمام لواحقین سے اظہار تعزیت کیا۔ خصوصاً حضرت الامیر پروفیسر ساجد میر کی نمائندگی کی۔

نماز جنازہ ممتاز عالم دین حافظ مسعود عالم نے پڑھائی۔ جامعہ کے شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی، مفتی عبدالحنان اور پرنسپل جامعہ محمد یٰسین ظفر نے نماز جنازہ میں شرکت کی اور لواحقین سے اظہار تعزیت کیا۔

اس موقعہ پر رئیس الجامعہ میاں نعیم الرحمٰن کی جانب سے بھی اظہار تعزیت کیا گیا۔

ادارہ جامعہ قاری محمد رمضان صاحب اور ان کے تمام برادران سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور مرحوم کی بلندی درجات کے لیے دعا گو ہے۔

© rasailojaraid.com